

# خدا کی عدالت کا وقت آ پہنچا ہے - نمبر ایک

زندہ انسانوں کی عدالت اور 9/11 کی پیشگوئیاتی اہمیت

Jeff Pippenger

2024-12-18

کافی عرصے سے، بلکہ 9/11 کے فوراً بعد سے، ہم مسلسل یہ سکھاتے آئے ہیں کہ زندہ لوگوں کی عدالت کا آغاز 9/11 کے موقع پر ہوا۔ ہم نے اس حقیقت کو بائبل کی متعدد شہادتوں سے سمجھا، جنہوں نے اسے بالکل مختلف پہلوؤں سے ثابت کیا۔ جولائی 2023 سے، ہم نے 9/11 کے موقع پر شروع ہونے والی زندہ لوگوں کی عدالت کی مزید تفصیلات کو سمجھا ہے، جو ان تفصیلات سے بڑھ کر ہیں جو 9/11 کے فوراً بعد دریافت ہوئی تھیں۔ زندہ لوگوں کی عدالت 9/11 کے موقع پر کیوں شروع ہوئی؟ بائبل کی رو سے زندہ لوگوں کی عدالت کیا ہے؟

کتاب مکاشفہ کے پہلے باب میں مسیح کی جو نمایاں صفت بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ الفا اور اومیگا ہے، ابتدا اور انتہا، پہلا اور آخری۔ وہ اپنی اسی صفت کی مثال اُس وقت دیتا ہے جب اُس نے یوحنا کو حکم دیا کہ جو باتیں ہو چکی ہیں انہیں لکھے، اور ایسا کرنے سے یوحنا اُن باتوں کو بھی لکھ رہا تھا جو آنے والی تھیں۔ یسوع ہمیشہ ابتدا کے ذریعے انتہا کو واضح کرتا ہے۔ یہی اُس کی ذات ہے۔

بائبل یسوع کو کلام قرار دیتی ہے۔ بائبل کی پہلی کتاب پیدائش کا مطلب 'ابتدا' ہے۔ بائبل کی آخری کتاب مکاشفہ ہے، اور جو سچائیاں پہلی بار کتاب پیدائش میں پیش کی گئی تھیں، اُن پر کتاب مکاشفہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ پیدائش الفا ہے اور مکاشفہ اومیگا ہے، اور دونوں مل کر کلام ہیں، اور کلام یسوع ہے، جو الفا اور اومیگا ہے۔ خدا کے دستخط، یعنی اُس کا نام، بائبل نبوت کی ہر عبارت میں لکھا ہوا ہے۔ یہی دستخط اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ عبارت میں موجود روشنی سچائی ہے۔

اگر نبوت کے کسی حصے کی تعبیر پر خدا کی مہر—یعنی اُس کا نام، یعنی اُس کی صفات—نہ ہو، تو وہ تعبیر غلط ہے۔ خدا کے نبوی کلام کی تعبیر کرتے وقت اور بھی کسوٹیاں ہیں جنہیں بروئے کار لایا جانا چاہیے؛ لیکن کوئی بھی کسوٹی جو کوئی شخص اختیار کرے، وہ کسوٹی خدا کے کلام کے اندر ہی متعین ہونی چاہیے۔ اگر انسان ساختہ کسوٹیاں نہ ہوں، تو انسان ساختہ تعبیرات بھی کم ہوں گی۔ تو پھر، کیوں؟ اور کیا؟ کیا 9/11 کو شروع ہونے والی زندوں کی بائبل عدالت ہے؟

جب مسیح کتاب مکاشفہ میں اپنا تعارف کراتے ہیں، وہ اپنے آپ کو ابتدا اور انتہا کے طور پر ظاہر کرتے ہیں، اور اپنی شخصیت کی اس صفت کی نمائندگی کیا ہے اسے واضح کرنے کے لیے نبی یوحنا کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ پوری کتاب کے پیغام کو اپنی ذات کے مکاشفہ کے طور پر قرار دیتے ہیں۔ وہ یوحنا کو حکم دیتے ہیں کہ جو کچھ اُس وقت یوحنا کی دنیا میں موجود تھا اسے لکھے، اور ایسا کرتے ہوئے یوحنا اُن باتوں کو بھی قلم بند کر رہا ہو گا جو دنیا کے اختتام پر ہوں گی۔ مسیحی کلیسیا کے آغاز میں یوحنا بارہ راہنماؤں میں سے ایک تھا، اور اسی لیے یوحنا مسیحی کلیسیا کے انجام کی تصویر کشی کر رہا ہے، جس کی نمائندگی کتاب مکاشفہ باب سات میں ایک لاکھ چوالیس ہزار اور عظیم ہجوم کرتے ہیں۔

بائبل منطق یہ ہے: یسوع مسیح کلام ہیں، جس کے وسیلہ سے سب چیزیں پیدا کی گئیں؛ وہی کلام جو ازل سے اپنے باپ کے ساتھ موجود رہا ہے، اور وہ بائبل بھی ہیں، کیونکہ وہ خدا کا کلام ہیں۔ خدا کے کلام کے آخری پیغام میں مسیح کے کردار کی جو پہلی صفت متعارف کرائی جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ وہ کسی چیز کے اختتام کو اسی چیز کے آغاز کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔ اگر خدا کے کردار کے بارے میں اس سچائی کو کسی شخص کے بائبل کے مطالعے پر لاگو نہ کیا جائے، تو وہ حقیقی طور پر یہ نہیں جان سکتے کہ زندوں کی عدالت کیا ہے، یہ 9/11 کو کیوں شروع ہوئی، اور اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ کہ یہ تقریباً

ختم کیوں ہونے والی ہے۔

اصول الفا اور اومیگا کی ایک مثال کے طور پر، قدیم اسرائیل جدید اسرائیل کی نمائندگی کرتا ہے، جو ایک نبوتی حقیقت ہے جسے اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ لفظی اسرائیل روحانی اسرائیل کی نمائندگی کرتا ہے۔ اسے جس طرح بھی بیان کیا جائے، قدیم لفظی اسرائیل اور جدید روحانی اسرائیل دونوں کی ایک ابتدائی تاریخ اور ایک اختتامی تاریخ ہے۔ چار میں سے تین تاریخیں ماضی میں ہیں، اور ہم اب چوتھی اور آخری تاریخ میں ہیں۔

ماضی کی تین تاریخیں زمین کی تاریخ کی آخری نسل کے تین گواہوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ وہی تین سابقہ تاریخیں اس نسل کی نشاندہی کرتی ہیں جسے کتابِ مکاشفہ میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ تاریخ کے دیگر نبوی سلسلے بھی موجود ہیں جو ایک لاکھ چوالیس ہزار پر روشنی ڈالتے ہیں، لیکن ایک لاکھ چوالیس ہزار کا عدد اپنے اندر یہ نبوی علامت رکھتا ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار دراصل وہ لوگ ہیں جن کی نبوی نمائندگی قدیم حقیقی اسرائیل کے بارہ قبائل کو جدید روحانی اسرائیل کے بارہ شاگردوں سے ضرب دے کر کی گئی ہے۔

الفا اور اومیگا کی ایک اور مثال کے طور پر، مکاشفہ باب چودہ کے تین فرشتے ابتدا اور انتہا کی تاریخ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ملیرائٹ تحریک تین فرشتوں کی ابتدائی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک تیسرے فرشتہ کے پیغام کی اختتامی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے۔ الفا تحریک نے 22 اکتوبر 1844 کو تحقیقی عدالت کے کھلنے کا اعلان کیا۔ اومیگا تحریک نے زندوں کی عدالت کے کھلنے کا اعلان کیا اور اس کے آغاز کو 9/11 قرار دیا۔

الفا اور اومیگا کی تیسری مثال، جو الہام کے ذریعے باسانی ثابت کی جا سکتی ہے، یہ ہے کہ ابتدا میں، ملرائٹس کی الفا تحریک میں، دس کنواریوں کی تمثیل حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ سسٹر وائٹ کتاب The Great Controversy میں اس وقت اس تمثیل کے پورا ہونے کے تناظر میں ملرائٹس کی تاریخ بیان کرتی ہیں۔ وہ سکھاتی ہیں کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی اومیگا تحریک بھی دس کنواریوں کی تمثیل کو حرف بہ حرف پورا کرے گی۔ مسیح کی تین مختصر گواہیاں جو انجام کو آغاز کے ساتھ ملاتی ہیں۔

قدیم اسرائیل کے آغاز میں، خداوند نے عبرانیوں کے ساتھ عہد باندھا، جس کی نمائندگی دروازوں کی چوکھٹوں پر لگائے گئے خون سے ہوتی ہے، جو بلاشبہ خدا کے کلام میں آدھی رات کی پکار کا سب سے پہلا ذکر ہے۔ ہیپتسمہ مسیح کے ساتھ عہدی تعلق کی علامت ہے، اور پولس ہمیں سکھاتا ہے کہ جو عبرانی مصر سے نکلے وہ سب 'بادل' میں اور 'بحرِ قلزم' میں ہیپتسمہ لیے گئے۔ جب وہ سمندر کے پار ہو گئے تو انہیں من دیا گیا، جو دیگر معنوں کے ساتھ ساتھ، اسے آزمائش کے طور پر پیش کیے جانے کے حوالے سے، ساتویں دن کے سبت کی علامت بھی ہے۔

'من' ان کے پہلے امتحان کی نمائندگی کرتا ہے، اور جب انہوں نے اپنی دسویں اور آخری آزمائش میں اس وقت ناکامی کی جب انہوں نے یسوع اور کالب کے پیغام کو رد کر دیا، تو خداوند نے انہیں اپنی عہد کی قوم کی حیثیت سے رد کر دیا اور یسوع اور کالب کے ساتھ عہد باندھا۔ جب وہ بالآخر ارضِ موعود میں داخل ہوئے، تو چالیس برس کے دوران پیدا ہونے والے مردوں پر ختنہ کی رسم ادا نہیں کی گئی تھی، کیونکہ یہ رسم قادش کی بغاوت کے وقت موقوف ہو گئی تھی، اور داخلے سے عین پہلے قادش ہی میں پھر سے جاری کی گئی۔ یہ الفا اور اومیگا کی علامت ہے۔

بیابان میں چالیس برس تک بھٹکنا یوشع اور کالب کے پیغام کے خلاف بغاوت سے شروع ہوا، اور یہ اس بغاوت پر ختم ہوا جو موسیٰ نے چٹان کو مار کر کی، اور یوں خدا کے کردار اور کام کی غلط نمائندگی ہوئی۔ قدیم اسرائیل کی ابتدا، قدیم اسرائیل کے انجام کی تصویر پیش کرتی ہے۔

قدیم اسرائیل کے اختتام پر، یسوع ملاکی کے تیسرے باب میں مذکور "پیغامبر عہد" کے طور پر دانی ایل کے نویں باب کی تکمیل میں "عہد" کو ایک ہفتہ کے لیے بہتوں کے ساتھ تصدیق کرنے آیا۔ پیغامبر عہد کی حیثیت سے، مسیح نے اسی تاریخی دور میں مسیحی کلیسیا کے ساتھ عہد باندھا جس میں اُس نے سابقہ عہدی قوم کو چھوڑ دیا۔ قدیم اسرائیل کے آغاز میں، جب خدا کی عہدی قوم کی ابتدا ہوئی، خداوند ایک سابقہ عہدی قوم کو چھوڑ کر ایک نئی برگزیدہ قوم کے ساتھ عہد میں داخل ہوا۔ قدیم اسرائیل کے اختتام پر بھی اُس نے بالکل یہی کیا۔

عہد کی ایک علامت شادی ہے، اور مسیح کی پیدائش سے لے کر 70 عیسوی میں یروشلم کی تباہی تک، پیشگوئی یہ واضح کرتی ہے کہ خدا کی قدیم حرفی اسرائیل سے بتدریج طلاق ہو رہی ہے۔ تو پھر یہ طلاق باقاعدہ طور پر کب نافذ ہوئی—اس کی پیدائش کے وقت، اس کی موت کے وقت، اسٹیفن کی سنگساری کے وقت یا یروشلم کی تباہی کے وقت؟

اسی دوران ہر قوم کے عبادت گزار اس ہیکل کا رخ کرتے رہے جو عبادتِ خدا کے لیے وقف کیا گیا تھا۔ سونے اور قیمتی پتھروں سے جگمگاتا، وہ حسن و جلال کا ایک منظر تھا۔ لیکن یہوواہ اب اس حسن و دلاویزی کے محل میں نہ پایا جاتا تھا۔ اسرائیل بحیثیت قوم خدا سے طلاق لے لی تھی۔ جب مسیح نے، اپنی زمینی خدمت کے اختتام کے قریب، ہیکل کے اندرونی حصے پر آخری بار نظر ڈالی تو فرمایا، "دیکھو، تمہارا گھر تمہارے لیے ویران چھوڑا جاتا ہے۔" متی 23:38۔ اب تک وہ ہیکل کو اپنے باپ کا گھر کہتا رہا تھا؛ لیکن جب خدا کا بیٹا ان دیواروں سے باہر نکلا، تو خدا کی حضوری ہمیشہ کے لیے اس ہیکل سے اٹھا لی گئی جو اُس کی تمجید کے لیے تعمیر کیا گیا تھا۔ اعمال رسول، 145۔

فاتحانہ داخلے کے اگلے دن مسیح نے اعلان کیا کہ یہودیوں کا گھر ویران ہے، اور طلاق حتمی ہو گئی۔ لہذا طلاق فاتحانہ داخلے کے دن سورج غروب ہونے پر حتمی ہو گئی۔

"یروشلم اُس کی عنایت کا پروردہ بچہ رہا تھا، اور جس طرح ایک شفیق باپ نافرمان بیٹے پر ماتم کرتا ہے، اسی طرح یسوع نے اس محبوب شہر پر آنسو بہائے۔ میں تجھے کیسے چھوڑ دوں؟ میں تجھے تباہی کے حوالے ہوتا ہوا کیسے دیکھوں؟ کیا میں تجھے جانے دوں کہ تو اپنی بدکاری کے پیالے کو بھر دے؟ ایک جان کی قدر ایسی ہے کہ اس کے مقابلے میں جہان بے وقعت ہو جاتے ہیں؛ مگر یہاں تو ایک پوری قوم کھو جانے کو تھی۔ جب تیزی سے مغرب کو ڈھلتا سورج آسمان میں نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا، تو یروشلم کی مہلتِ رحمت ختم ہو جاتی۔ جب جلوس کوہ زیتون کی چوٹی پر ٹھہرا ہوا تھا، تب بھی یروشلم کے لیے توبہ کرنا دیر نہ تھی۔ اسی وقت فرشتہ رحمت اپنے پر سمیٹ رہی تھی کہ تختِ زریں سے اتر کر عدل اور تیزی سے آنے والے فیصلے کو جگہ دے۔ لیکن مسیح کا عظیم محبت بھرا دل اب بھی یروشلم کے لیے فریاد کر رہا تھا، جس نے اس کی رحمتوں کو ٹھکرایا تھا، اس کی تنبیہوں کو حقیر جانا تھا، اور جو ابھی اس کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے ہی والی تھی۔ اگر یروشلم بس توبہ کر لیتی، تو ابھی دیر نہ ہوئی تھی۔ جب غروب ہوتے سورج کی آخری کرنیں معبد، برج اور کنگرے پر ٹھہری ہوئی تھیں، کیا کوئی نیک فرشتہ اسے نجات دہندہ کی محبت تک نہ لے جائے اور اس کی ہلاکت کو نہ ٹال دے؟ خوبصورت مگر ناپاک شہر، جس نے انبیا کو سنگسار کیا تھا، جس نے خدا کے بیٹے کو رد کیا تھا، جو اپنی بے توبگی سے خود کو غلامی کی بیڑیوں میں جکڑ رہی تھی - اس کی رحمت کی مہلت قریب قریب ختم ہو چکی تھی!"

ایک بار پھر روح خدا یروشلم سے کلام کرتا ہے۔ دن ختم ہونے سے پہلے، مسیح کے حق میں ایک اور شہادت پیش کی جاتی ہے۔ شہادت کی آواز بلند ہوتی ہے، پیغمبرانہ ماضی سے آنے والی پکار کا جواب دیتے ہوئے۔ اگر یروشلم اس پکار کو سنے، اگر وہ اس نجات دہندہ کو قبول کرے جو اس کے دروازوں سے داخل ہو رہا ہے، تو وہ اب بھی نجات پا سکتی ہے۔

یروشلم کے حکمرانوں تک یہ خبریں پہنچ چکی ہیں کہ یسوع ایک بڑے مجمع کے ساتھ شہر کی طرف آ رہا ہے۔ لیکن وہ خدا کے بیٹے کا خیرمقدم نہیں کرتے۔ خوف زدہ ہو کر وہ اس سے ملنے باہر

نکلتے ہیں، اس امید پر کہ ہجوم کو منتشر کر دیں۔ جب جلوس کوہ زیتون سے اترنے ہی والا ہوتا ہے تو حکام اس کا راستہ روک لیتے ہیں۔ وہ اس ہنگامہ خیز شادمانی کی وجہ پوچھتے ہیں۔ جب وہ پوچھتے ہیں، "یہ کون ہے؟" تو شاگرد روح الہام سے معمور ہو کر اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔ بلیغ انداز میں وہ مسیح کے بارے میں پیشین گوئیاں دہراتے ہیں:

آدم تمہیں یہ بتائے گا کہ عورت کی نسل ہی ہے جو سانپ کے سر کو کچلے گی۔

"ابراہیم سے پوچھو، وہ تمہیں بتائے گا، یہ 'ملکی صادق، سالیہ کا بادشاہ،' سلامتی کا بادشاہ ہے۔ پیدائش 14:18۔"

یعقوب تمہیں بتائے گا، وہ یہوداہ کے قبیلے کا شیلوہ ہے۔

اشعیا تمہیں بتائے گا، 'عمانوئیل،' 'عجیب، مشیر، خدائے قادر، ابدی باپ، سلامتی کا شہزادہ۔' اشعیا 9:6؛ 7:14۔

یرمیاہ تمہیں بتائے گا، شاخ داؤد، 'خداوند ہماری راستبازی۔' یرمیاہ 23:6۔

دانیال آپ کو بتائے گا کہ وہ مسیح ہے۔

ہوشع تمہیں بتائے گا، 'وہ خداوند خدائے افواج ہے؛ خداوند اُس کا نام یادگار ہے۔' ہوشع 12:5۔

یوحنا بپتسمہ دینے والا تمہیں بتائے گا کہ وہ 'خدا کا برہ ہے جو دنیا کے گناہ کو اٹھالے جاتا ہے۔' یوحنا 1:29۔

عظیم یہوواہ نے اپنے تخت سے یہ اعلان فرمایا، "یہ میرا محبوب بیٹا ہے۔" متی 3:17۔

ہم، اس کے شاگرد، اعلان کرتے ہیں: یہ یسوع، مسیح، زندگی کا شہزادہ، دنیا کا چھڑانے والا ہے۔

اور تاریکی کی قوتوں کا شہزادہ اس کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے، 'میں جانتا ہوں کہ تو کون ہے، خدا کا قدوس۔' مرقس 1:24۔ عصور کی آرزو، 577-579۔

مسیح کے فاتحانہ داخلے کی تاریخ، ملیریائی زمانے میں "آدھی رات کی پکار" کی تاریخ کی تمثیل تھی۔ بہن وانٹ کے اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ جب داخلہ شروع ہوا تو لوگ پاک روح کی تحریک کے زیر اثر آ گئے، اور پھر مسیح رک گئے اور یروشلیم پر روئے۔ اس کے بعد انہوں نے داخلہ جاری رکھا، اور پھر ان کا سامنا یہودی قیادت سے ہوا۔ میں اس روایت کی بعض خصوصیات کو الگ کر کے ان سنگ میلوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں جو ملیریائی تاریخ میں دہرائے جاتے ہیں۔ لیکن پہلے میں ابتدا اور انجام کے بارے میں ایک نکتہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ بہن وانٹ سے جو اقتباس ہم نے ابھی نقل کیا وہ ایک باب کے اختتام کی نمائندگی کرتا ہے، اور اگلے باب کے آغاز میں یوں لکھا ہے:

مسیح کا سوار ہو کر یروشلیم میں ظفرمندانہ داخل ہونا آسمان کے بادلوں پر قدرت اور جلال کے ساتھ اُس کی آمد کا، فرشتوں کی ظفر مندی اور مقدسین کی شادمانی کے بیچ، ایک مدہم سا پیش خیمہ تھا۔ تب کابنوں اور فریسیوں سے کہے گئے مسیح کے یہ الفاظ پورے ہوں گے: 'اب سے تم مجھے برگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے، مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔' متی 23:39۔ نبوی رویا میں زکریاہ کو اس آخری ظفر کے دن کا نظارہ دکھایا گیا؛ اور اُس نے اُن کے انجامِ ہلاکت کو بھی دیکھا جنہوں نے پہلی آمد کے وقت مسیح کو رد کیا تھا: 'وہ مجھے دیکھیں گے جیسے انہوں نے چھیدا ہے، اور اُس کے لیے ایسے ماتم کریں گے جیسے کوئی اپنے اکلوتے کے لیے ماتم کرتا ہے، اور اُس کے لیے ایسی تلخی کریں گے جیسے کوئی اپنے پہلوٹھے کے لیے تلخی کرتا ہے۔' زکریاہ 12:10۔ جب مسیح نے شہر کو دیکھا اور اُس پر رویا تو اُس نے اسی منظر کو پیشگی دیکھا تھا۔ یروشلیم کی وقتی تباہی میں اُس نے اُس قوم کی آخری ہلاکت دیکھی جو خدا کے بیٹے کے خون کی مجرم تھی۔

شاگردوں نے یہودیوں کی مسیح سے نفرت دیکھی، مگر وہ ابھی یہ نہ دیکھ سکے کہ یہ کہاں تک لے جائے گی۔ وہ ابھی اسرائیل کی حقیقی حالت کو نہ سمجھتے تھے، اور نہ ہی اُس سزا کو سمجھتے تھے جو یروشلم پر آنے والی تھی۔ یہ بات مسیح نے اُن پر ایک معنی خیز عملی مثال کے ذریعے واضح کر دی۔

یروشلم کو کی جانے والی آخری اپیل رائیگاں گئی۔ کاہنوں اور حکمرانوں نے سوال 'یہ کون ہے؟' کے جواب میں مجمع کی گونج سے ماضی کی نبوی آواز سنی، لیکن انہوں نے اسے الہام کی آواز کے طور پر قبول نہ کیا۔ غصے اور حیرت میں انہوں نے لوگوں کو خاموش کرانے کی کوشش کی۔ ہجوم میں رومی افسر بھی موجود تھے، اور ان کے سامنے اس کے دشمنوں نے عیسیٰ کو بغاوت کا رہنما قرار دیا۔ انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ وہ ہیکل پر قبضہ کرنے اور یروشلم میں بادشاہ کی حیثیت سے حکومت کرنے والا ہے۔ The Desire of Ages, 580.

وہ بات جسے میں نظر انداز نہیں کرنا چاہتا تھا یہ ہے کہ مسیح کا یروشلم میں فاتحانہ داخلہ نہ صرف ملرائیٹ تاریخ کی "نصف شب کی پکار" کی علامت ہے بلکہ دنیا کے خاتمے کی بھی۔ یہ مکاشفہ باب بیس کے ہزار سالہ دور کے آغاز میں مسیح کی واپسی سے وابستہ ہے، اور ہزار سالہ دور کے اختتام پر نیا یروشلم لے کر اُس کی واپسی سے بھی۔ یہ اُس کی دوسری آمد پر شہریوں کی موت اور ہزار سالہ دور کے اختتام پر اُن کی آخری عدالت سے بھی متعلق ہے۔ آخری پیراگراف کے آغاز میں لکھا ہے، "یروشلم کے لیے آخری اپیل ہے سود ثابت ہوئی تھی۔ کاہنوں اور حاکموں نے، سوال 'یہ کون ہے؟' کے جواب میں، ہجوم کی طرف سے گونجتی ہوئی ماضی کی نبوتی آواز سنی، لیکن انہوں نے اسے الہام کی آواز کے طور پر قبول نہ کیا۔"

آخری اپیل ہے سود ثابت ہوئی، اور اس اپیل کو "ماضی کی نبوی آواز" کے طور پر پیش کیا گیا۔ مسیح کے زمانے میں عوام نے اپنی آخری اپیل رد کر دی، کیونکہ انہوں نے یرمیاہ کی اس نصیحت کو ٹھکرا دیا کہ پرانی راہوں کی طرف لوٹ آئیں۔ انہوں نے "سطر پر سطر" کے طریقہ کار کو بھی مسترد کیا، کیونکہ شاگردوں نے "یہ کون ہے" کے سوال کا جواب متعدد گواہوں کو یکجا کر کے، سطر پر سطر، ذرا یہاں اور ذرا وہاں، دیا تھا۔

جب مسیح یروشلم میں داخلے کا آغاز کرتے ہیں، وہ راستے میں رک جاتے ہیں۔ یہ عمل نبوت کی تکمیل سے شروع ہوتا ہے، جب شاگرد مسیح کے سوار ہونے کے لیے ایک گدھا مہیا کرتے ہیں۔ مسیح نے کبھی کسی جانور پر سواری نہیں کی تھی، اور اس جانور پر بھی پہلے کبھی کسی نے سواری نہیں کی تھی۔ یہ بات ایک معجزے کی نشاندہی کرتی ہے، کیونکہ کون سا جانور پہلی ہی بار سوار کو اپنے اوپر بیٹھنے دیتا ہے، اور کون ایسا ہے جو ایسے گدھے پر سواری سنبھال سکے جس نے پہلے کبھی سواری نہ دی ہو۔ یہ اس واقعے کی مانند ہے جب فلسٹیوں نے عہد کے صندوق کے ساتھ ایک نذرانہ بھی گاڑی پر رکھا، اور دو گائیں جوتیں جو دونوں اپنے بچھڑوں کو دودھ پلا رہی تھیں اور جنہوں نے پہلے کبھی گاڑی نہ کھینچی تھی، اور وہ فوراً بچھڑوں کو چھوڑ کر عہد کا صندوق عبرانیوں کو واپس کرنے کے لیے روانہ ہو گئیں۔ عہد کا صندوق یروشلم کی طرف رواں ہے، اور جب داؤد آخر کار اسے یروشلم میں لے آتا ہے تو داؤد کا یہ لانا مسیح کے فاتحانہ داخلے کی تمثیل ٹھہرتا ہے۔

جب مسیح گدھے پر سوار ہوئے تو لوگوں نے اپنی چادریں سڑک پر بچھانا شروع کر دیں، کھجور کی ڈالیاں کاٹیں اور نعرے بلند ہونے لگے: "داؤد کے بیٹے کو ہوشعنا! مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے! عالم بالا میں ہوشعنا۔" (متی 21:9) سرداروں نے مزاحمت کی اور یسوع سے ہجوم کو خاموش کرانے کا مطالبہ کیا۔ وہ آگے بڑھے اور یسوع رک کر گم شدہ انسانیت کے لیے، جس کی نمائندگی یروشلم کرتا ہے، رو پڑے۔ پھر جلوس آگے بڑھا اور سرداروں نے ایک بار پھر مداخلت کی، یہ مطالبہ کرتے ہوئے کہ معلوم کیا جائے یسوع کون ہے۔ تب شاگردوں نے نیوں کی سطر بہ سطر گواہی کے ساتھ جواب دیا۔

جن واقعات پر ہم اس وقت غور کر رہے ہیں، ان سے پہلے لعزر کا جی اٹھنا ہوا—جو دس کنواریوں کی تمثیل میں دکھائے گئے نبوی سلسلے میں پہلی مایوسی کی علامت ہے—اور عَزَا کا تابوتِ عہد کو چھونا، جو داؤد کے یروشلم میں ظفرمندانہ داخلے کے سلسلے سے متعلق ہے۔ یہ پہلی مایوسی ایک انتظار کے عرصے سے وابستہ ہے، اور یسوع نے جب پہلی بار سنا کہ لعزر بیمار ہے تو توقف کیا؛ بالکل اسی طرح جیسے داؤد نے تاخیر کی—تابوتِ عہد کو وہاں چھوڑ کر جہاں عَزَا مر گیا تھا—یہاں تک کہ بعد میں اسے واپس لے آیا۔ لعزر مر گیا، اور بعد ازاں جی اٹھا۔ اس کے بعد لعزر ہی وہ شخص ہے جو اس گدھے کو آگے لے کر چلتا ہے جس پر یسوع سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوتے ہیں۔

ملرائٹ تاریخ میں دوسرا فرشتہ 19 اپریل 1844ء کو پہلی مایوسی کے موقع پر آیا، جس نے انتظار کے زمانے کی ابتداء کو نشان زد کیا۔ اس کے بعد سیموئل سنو نے "نصف شب کی پکار" کے پیغام کو بتدریج ترقی دینا شروع کیا۔ اس پیغام کی تدریجی ترقی کی نمائندگی مسیح کے یروشلم میں داخل ہونے سے ہوتی ہے۔ سنو کے کام کی پیش رفت کی نمائندگی تابوت کے سفر میں بھی ہوتی ہے: فلسٹیوں سے، گاڑی تک، عرہ تک، اور آخر کار یروشلم میں۔

اس آمد کے آغاز میں لوگوں کی ابتدائی منادی تھی، جب رہنماؤں نے مسیح سے کہا کہ مجمع کو خاموش کرا دیں؛ اس کے بعد مسیح کا گریہ ہوا، اور پھر شاگردوں کی منادی، جب ہٹ دھرم رہنماؤں نے پوچھا کہ مسیح کون ہیں۔ لوگوں میں الہام کی جو نمود ہٹ دھرم رہنماؤں کے پہلے ردِ عمل کا سبب بنی، اسے شاگردوں نے اس طرح دہرایا کہ انہوں نے 'سطر پر سطر' ماضی سے نبوی گواہیوں کی کثرت پیش کی۔ اس دن جب سورج غروب ہوا تو قدیم اسرائیل خدا سے طلاق یافتہ ہو چکا تھا۔

اس روایت میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ شاگرد "یروشلم پر آنے والی سزا کو سمجھ نہ سکے"۔ وہ "سزا" جو "یروشلم پر آنے والی" تھی، شاگردوں کے لیے "ایک اہم سبق آموز مثال" کے ذریعے واضح کی گئی۔ وہ اہم سبق آموز مثال انجیر کے درخت پر لعنت کرنا تھی۔ یروشلم کی تباہی، جسے شاگرد ابھی تک نہیں سمجھتے تھے، انجیر کے درخت پر لعنت کے ذریعے، اور نیز اس تمثیل کے ذریعے جو مسیح نے پہلے انجیر کے درخت کے بارے میں تعلیم دی تھی، واضح کی گئی۔

یہ تنبیہ ہر زمانے کے لیے ہے۔ مسیح کا اُس درخت پر لعنت کرنا، جسے اُس کی اپنی قدرت نے پیدا کیا تھا، تمام کلیسیاؤں اور تمام مسیحیوں کے لیے ایک تنبیہ ہے۔ کوئی بھی دوسروں کی خدمت کے بغیر خدا کی شریعت پر عمل نہیں کر سکتا۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں جو مسیح کی رحمدل اور غیر خودغرض زندگی کو نہیں اپناتے۔ کچھ لوگ جو اپنے آپ کو بہترین مسیحی سمجھتے ہیں، یہ نہیں سمجھتے کہ خدا کے لیے خدمت کیسے کہتے ہیں۔ وہ اپنی خوشنودی کے لیے منصوبہ بندی اور غور و فکر کرتے ہیں۔ وہ ہر کام میں صرف اپنی ذات کو سامنے رکھتے ہیں۔ وقت ان کے نزدیک اسی حد تک قیمتی ہے جس حد تک وہ اس سے اپنے لیے سمیٹ سکیں۔ زندگی کے تمام معاملات میں یہی ان کا مقصد ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے خدمت کرتے ہیں۔ خدا نے انہیں ایسے جہان میں جینے کے لیے پیدا کیا ہے جہاں غیر خودغرض خدمت انجام دینی ہوتی ہے۔ اس کا منشا یہ تھا کہ وہ ہر ممکن طریقے سے اپنے ہم نوع انسانوں کی مدد کریں۔ مگر اپنی ذات اتنی غالب ہے کہ وہ کچھ اور دیکھ ہی نہیں پاتے۔ وہ انسانیت سے جڑے ہوئے نہیں ہیں۔ جو لوگ یوں اپنی ذات کے لیے جیتے ہیں وہ اُس انجیر کے درخت کی مانند ہیں جس نے ہر طرح کی نمائش تو کی مگر بے ثمر تھا۔ وہ عبادت کی رسمیں بجا لاتے ہیں، مگر توبہ اور ایمان کے بغیر۔ اقرار میں وہ خدا کی شریعت کی تعظیم کرتے ہیں، مگر اطاعت مفقود ہے۔ وہ کہتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ انجیر کے درخت پر صادر کیے گئے فیصلے میں مسیح نے دکھایا کہ اس کی نظر میں یہ کھوکھلا دکھاوا کتنا نفرت انگیز ہے۔ وہ اعلان کرتا ہے کہ کھلا گنہگار اُس شخص سے کم قصوروار ہے جو خدا کی خدمت کا دعویٰ تو کرتا ہے مگر اُس کے جلال کے لیے کوئی پھل نہیں لاتا۔

انجیر کے درخت کی تمثیل، جو مسیح کی یروشلیم آمد سے پہلے بیان کی گئی تھی، اُس سبق سے براہ راست تعلق رکھتی تھی جو اُس نے بے ثمر درخت کو لعنت دیتے وقت سکھایا تھا۔ The Desire of Ages, 584

راہنماؤں کے ساتھ آخری مواجھ کے بعد، یسوع نے رات بھر دعا کے لیے خلوت اختیار کی، پھر صبح جب وہ انجیر کے درخت کے پاس سے گزرے تو اس پر لعنت کی۔

یکی انجیروں کا موسم نہ تھا، سوائے چند علاقوں کے؛ اور یروشلیم کے گردونواح کے بلند علاقوں میں تو واقعی یہ کہا جا سکتا تھا کہ 'ابھی انجیر کا وقت نہیں آیا تھا'۔ لیکن جس باغ میں یسوع آئے، وہاں ایک درخت سب دوسروں سے آگے بڑھا ہوا نظر آیا۔ وہ پہلے ہی پتوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ انجیر کے درخت کی فطرت یہ ہے کہ پتے نکلنے سے پہلے ہی اس کا بڑھتا ہوا پھل نمودار ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ درخت، جو پتوں سے پوری طرح بھرا ہوا تھا، خوب تیار پھل کی امید دلاتا تھا۔ مگر اس کی ظاہری حالت فریب دہ تھی۔ جب یسوع نے اس کی شاخوں میں، سب سے نیچی ڈال سے لے کر سب سے اوپر کی باریک ٹہنی تک، تلاش کیا تو اسے 'پتوں کے سوا کچھ نہ ملا'۔ وہ محض نمائشی شاخ و برگ کا ایک ڈھیر تھا، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

مسیح نے اُس پر ایک ہلاکت خیز لعنت کی۔ 'اب سے ہمیشہ کے لیے کوئی شخص تیرا پھل نہ کھائے،' انہوں نے کہا۔ اگلی صبح، جب نجات دہندہ اور اُن کے شاگرد پھر شہر کی طرف جا رہے تھے، تو جھلسی ہوئی شاخوں اور مرجھائے ہوئے پتوں نے اُن کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔ 'اے استاد،' پطرس نے کہا، 'دیکھو، وہ انجیر کا درخت جس پر آپ نے لعنت کی تھی، سوکھ گیا ہے۔'

انجیر کے درخت پر لعنت کرنے کے مسیح کے فعل نے شاگردوں کو حیران کر دیا تھا۔ انہیں یہ اُس کی معمول کی روش اور کاموں کے برخلاف معلوم ہوا۔ وہ اسے بارہا یہ اعلان کرتے سن چکے تھے کہ وہ دنیا کی مذمت کرنے نہیں آیا، بلکہ اس لیے کہ دنیا اُس کے وسیلہ سے نجات پائے۔ انہیں اس کے یہ الفاظ یاد تھے، 'ابن آدم انسانوں کی جانیں ہلاک کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا ہے۔' لوقا 9:56۔ اس کے عجیب کام ہمیشہ بحالی کے لیے تھے، کبھی تباہی کے لیے نہیں۔ شاگرد اسے صرف بحال کرنے والے، شفا دینے والے کے طور پر جانتے تھے۔ یہ عمل منفرد تھا۔ اس کا مقصد کیا تھا؟ وہ سوال کرنے لگے۔

خدا 'رحم میں خوشی رکھتا ہے۔' خداوند خدا فرماتا ہے کہ میں زندہ ہوں، مجھے شریر کی موت میں کچھ خوشی نہیں۔' میکاہ 7:18؛ حزقی ایل 33:11۔ اُس کے نزدیک تباہی کا کام اور عدالت کی وعید ایک 'عجیب کام' ہے۔ اشعیا 28:21۔ لیکن اسی رحم اور محبت سے وہ مستقبل پر سے پردہ اٹھاتا ہے اور لوگوں کے سامنے گناہ کی روش کے نتائج ظاہر کرتا ہے۔

انجیر کے درخت پر لعنت کرنا ایک عملی تمثیل تھی۔ وہ بنجر درخت، جو مسیح کے عین سامنے اپنی نمائشی شاخ و برگ لہرا رہا تھا، یہودی قوم کی علامت تھا۔ نجات دہندہ اپنے شاگردوں پر اسرائیل کی تباہی کے سبب اور اس کی حتمیت کو واضح کرنا چاہتا تھا۔ اسی مقصد کے لیے اُس نے درخت کو اخلاقی اوصاف سے متصف کیا، اور اسے الہی سچائی کا مفسر بنا دیا۔ یہودی دوسری سب قوموں سے ممتاز کھڑے تھے، خدا سے وفاداری کا اقرار کرتے ہوئے۔ انہیں خاص طور پر اُس کی عنایات حاصل ہوئی تھیں، اور وہ ہر دوسری قوم سے بڑھ کر راستبازی کا دعویٰ کرتے تھے۔ لیکن دنیا کی محبت اور نفع کی لالچ نے انہیں بگاڑ دیا تھا۔ وہ اپنے علم پر فخر کرتے تھے، مگر خدا کے مطالبات سے ناواقف تھے، اور ریاکاری سے بھرے ہوئے تھے۔ اس بنجر درخت کی مانند انہوں نے اپنی نمائشی شاخیں اوپر تک پھیلا رکھی تھیں، ظاہر میں ہری بھری اور آنکھوں کو بھلی لگنے والی، مگر انہوں نے 'پتوں کے سوا کچھ نہیں' پیدا کیا۔ یہودی مذہب، اپنے شاندار پیکل، مقدس قربان گاہوں، عمامہ باندھے کاپنوں اور پراثر رسومات کے ساتھ، فی الواقع ظاہری طور پر خوبصورت تھا، مگر فروتنی، محبت اور نیکوکاری مفقود تھیں۔ ازمناہ کی تمنا، 581، 582۔

ہم نے دو سوال اٹھا کر آغاز کیا جن کے جواب ہم دے رہے ہیں۔ وہ سوال یہ تھے: "9/11 کو زندوں کے محاکمے کا آغاز کیوں ہوا؟ بائبل کے مطابق زندوں کا محاکمہ کیا ہے؟"

نبوت کی چند سطور جو ہم نے ابھی پیش کی ہیں، عدالتِ زندگان کی بائبل شہادت ہیں۔ یہ سطور نبوتِ عدالت کے محض "C's" B, C's سے کہیں بڑھ کر امور پر گفتگو کرتی ہیں، لیکن ہم پہلے 9/11 اور عدالتِ زندگان کے متعلق سوالات کے جواب دے رہے ہیں۔

"میں نے دیکھا، نبی دانیال کہتا ہے، 'یہاں تک کہ تخت رکھے گئے، اور وہ جو قدیم الایام تھا بیٹھا: اس کا لباس برف کی مانند سفید تھا، اور اس کے سر کے بال خالص اون کی مانند تھے؛ اس کا تخت آتشیں شعلوں کا تھا، اور اس کے پہیوں میں جلتی آگ تھی۔ ایک آتشیں ندی اس کے حضور سے نکل کر جاری ہوئی: ہزاروں ہزار اس کی خدمت کرتے تھے، اور دس ہزار بار دس ہزار اس کے سامنے کھڑے تھے: عدالت قائم ہوئی، اور کتابیں کھولی گئیں۔' دانیال 7:9، 10، R.V."

یوں نبی کی رؤیا میں وہ عظیم اور پُرہیبت دن پیش کیا گیا جب تمام زمین کے منصف کے حضور انسانوں کے کردار اور زندگیاں جائزے کے لیے پیش ہوں گی، اور ہر ایک کو "اس کے اعمال کے مطابق" جزا دی جائے گی۔ "قدیم الایام" خدا باپ ہے۔ زبور نویس کہتا ہے: "قبل اس کے کہ پہاڑ وجود میں آئے، یا تو نے زمین اور جہان کو پیدا کیا، بلکہ ازل سے ابد تک تو ہی خدا ہے۔" زبور 90:2۔ وہی جو تمام ہستی کا منبع اور تمام قانون کا سرچشمہ ہے—عدالت کی صدارت کرے گا۔ اور مقدس فرشتے خادموں اور گواہوں کے طور پر، جن کی تعداد "دس ہزار گنا دس ہزار، اور ہزاروں کے ہزار" ہے، اس عظیم عدالت میں حاضر ہوتے ہیں۔

میدق ہو روا، ای آہت اس کے ول داب کے نام س آ کی دن نام یک داز مدآ، وھکی د روا" سے سا روا۔ ایگ ایال کی دزن روضح کے س آ سے سا روا، اچنہ پ ساپ کے م ایال سا رین ابز روا ریموق، گول بس ہکات یئگ ی د ی ہاش داب روا، لالج روا، تنطلس لیال ناد۔"۔ رین ی تاج وج ہ تنطلس ی دبا تنطلس ی ک سا؛ ریرک تمدخ ی کے۔ رین ان آرسود رپ نیمز اک سا ہو ہ نایب اک حیس مدمآ س ج ساہی۔ 14، 13:7 روا لالج روا تنطلس ہک ہ ات آ یل سا ساپ کے م ایال میدق ریم نام س آ ہو ے تاج ی د رپ ماتتخا کے ماک ے نپا عیفش روطب سے سا وج، ےرک لصاح ی ہاش داب — کے روہظ ےرسود رپ نیمز کے سا ہک ہن — ریم ےراب کے دمآ ی سا۔ یگ ماتتخا کے روند 2300 ریم 1844 ہو ہک ی ہت یئگ ی ک یئوگ ش یپ ریم توبن کاپ نہاک رادرس میظع آرامہ ریم تیعم ی ک نوت شرف ی نام س آ۔ یگ وھ عوق او رپ ناسنا ہکات ہ ات وہ رھاظ روضح کے ادخ ساہو روا ہ ات وہ لخد ریم ماقم نیرت ماک اک تلادع ی شیتفت ینعی، ےد ماجنا لامعا یرخ آ کے تمدخ ی نپا رطاخ ی ک قحتسم اک دئوف کے سا رین ہن ج ےرک ہرافک ےیل کے بس نا روا ےد ماجنارس ای ارہٹا۔

نمونہ وار خدمت میں صرف وہی لوگ یوم کفارہ کی خدمت میں شریک ہوتے تھے جو اعتراف اور توبہ کے ساتھ خدا کے حضور آئے تھے، اور جن کے گناہ گناہ کی قربانی کے خون کے وسیلہ سے مقدس میں منتقل کر دیے گئے تھے۔ اسی طرح حتمی کفارے اور تحقیقی عدالت کے عظیم دن میں صرف خدا کے اقرار کرنے والے لوگوں کے ہی معاملات زیر غور آتے ہیں۔ شریروں کی عدالت ایک الگ اور جداگانہ کام ہے، اور وہ بعد کے زمانے میں واقع ہوتی ہے۔ 'ضرور ہے کہ عدالت خدا کے گھر سے شروع ہو؛ اور اگر پہلے ہم ہی سے شروع ہو تو ان کا انجام کیا ہوگا جو خوشخبری کے فرمانبردار نہیں؟' 1-پطرس 4:17

آسمان میں ریکارڈ کی وہ کتابیں، جن میں انسانوں کے نام اور اعمال درج ہیں، عدالت کے فیصلوں کا تعین کریں گی۔ نبی دانی ایل فرماتا ہے: "عدالت قائم کی گئی، اور کتابیں کھول دی گئیں۔"

اسی منظر کو بیان کرتے ہوئے صاحبِ مکاشفہ مزید کہتا ہے: "ایک اور کتاب کھولی گئی، جو کتابِ حیات ہے؛ اور مردوں کا فیصلہ اُن چیزوں کے مطابق کیا گیا جو کتابوں میں لکھی ہوئی تھیں، یعنی اُن کے اعمال کے مطابق۔" مکاشفہ 20:12۔

کتابِ حیات میں اُن سب کے نام درج ہیں جو کبھی خدا کی خدمت میں داخل ہوئے ہیں۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے فرمایا: 'خوش ہو، کیونکہ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہوئے ہیں۔' لوقا 10:20۔ پولس اپنے وفادار ہماروں کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے، 'جن کے نام کتابِ حیات میں ہیں۔' فلپیوں 4:3۔ دانی ایل، 'ایسی مصیبت کے وقت کی طرف دیکھتے ہوئے جو کبھی نہ ہوا، اعلان کرتا ہے کہ خدا کے لوگ رہائی پائیں گے،' ہر ایک جو کتاب میں لکھا ہوا پایا جائے گا۔' اور صاحبِ مکاشفہ کہتا ہے کہ صرف وہی خدا کے شہر میں داخل ہوں گے جن کے نام 'برہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے ہیں۔' دانی ایل 12:1؛ مکاشفہ 21:27۔

'یادگاری کی کتاب' خدا کے حضور لکھی جاتی ہے، جس میں 'جو خداوند سے ڈرتے تھے اور اُس کے نام کا خیال رکھتے تھے' اُن کے نیک کام درج ہیں۔ ملاکی 3:16۔ اُن کے ایمان کے الفاظ، اُن کی محبت کے اعمال، آسمان پر درج ہیں۔ نجمیہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے جب وہ کہتا ہے: 'اے میرے خدا، مجھے یاد رکھ، ... اور وہ نیک کام جو میں نے اپنے خدا کے گھر کے لیے کیے ہیں انہیں محو نہ کر۔' نجمیہ 13:14۔ خدا کی یادگاری کی کتاب میں راستبازی کا ہر کام ہمیشہ کے لیے محفوظ ہے۔ وہاں ہر آزمائش جس کا مقابلہ کیا گیا، ہر بدی جس پر غلبہ پایا گیا، ہر نرم دل ہمدردی کا کہا ہوا لفظ امانت داری سے قلم بند ہے۔ اور ہر قربانی کا عمل، ہر دکھ اور رنج جو مسیح کی خاطر سہا گیا، درج ہے۔ زبور نویس کہتا ہے: 'تو میری آوارگیوں کا شمار کرتا ہے؛ میرے آنسو اپنے مشکیزے میں رکھے؛ کیا وہ تیری کتاب میں درج نہیں؟' زبور 56:8۔

انسانوں کے گناہوں کا بھی ایک ریکارڈ موجود ہے۔ 'کیونکہ خدا ہر کام کو عدالت میں لائے گا، ہر پوشیدہ بات کے ساتھ، خواہ وہ نیک ہو یا بد۔' جوے کار بات بھی لوگ بولیں گے، وہ اس کا حساب روزِ عدالت میں دیں گے۔ 'نجات دہندہ فرماتا ہے: 'تیری باتوں کے سبب تو راستباز ٹھہرایا جائے گا، اور تیری ہی باتوں کے سبب تو مجرم ٹھہرایا جائے گا۔' واعظ 12:14؛ متی 12:36، 37۔ پوشیدہ ارادے اور مقاصد بھی اسے خطا رجسٹر میں درج ہیں؛ کیونکہ خدا 'تاریکی کی چھپی ہوئی باتوں کو روشنی میں لائے گا اور دلوں کے مشوروں کو ظاہر کر دے گا۔' 1 کرنتھیوں 4:5۔ 'دیکھو، یہ میرے سامنے لکھا ہوا ہے، ... تمہاری بدکاریاں اور تمہارے باپ دادا کی بدکاریاں دونوں یکجا، خداوند فرماتا ہے۔' یسعیاہ 65:6، 7۔

ہر شخص کے اعمال خدا کے حضور جائزے کے لیے پیش ہوتے ہیں اور وفاداری یا بے وفائی کے مطابق درج کیے جاتے ہیں۔ آسمانی کتابوں میں ہر نام کے سامنے نہایت ہولناک دقت کے ساتھ ہر غلط لفظ، ہر خودغرض عمل، ہر ادا نہ کی گئی ذمہ داری، ہر پوشیدہ گناہ، بلکہ ہر عیارانہ ریاکاری تک درج ہوتی ہے۔ آسمان سے بھیجی گئی تنبیہات یا سرزنشیں جنہیں نظرانداز کیا گیا، ضائع کیے گئے لمحات، فائدہ نہ اٹھائے گئے مواقع، نیکی یا بدی کے لیے ڈالا گیا اثر اور اس کے دور رس نتائج—یہ سب کچھ کاتب فرشتہ قلم بند کرتا ہے۔

خدا کی شریعت وہ معیار ہے جس سے عدالت میں انسانوں کے کردار اور زندگیوں پرکھی جائیں گی۔ حکیم کہتا ہے: 'خدا سے ڈرو اور اُس کے احکام پر عمل کرو، کیونکہ یہی انسان کا کل فرض ہے۔ کیونکہ خدا ہر ایک کام کو عدالت میں لائے گا۔' واعظ 12:13، 14۔ رسول یعقوب اپنے بھائیوں کو نصیحت کرتا ہے: 'یوں بولو اور یوں عمل کرو، جیسے وہ جن کا انصاف آزادی کی شریعت کے مطابق کیا جائے گا۔' یعقوب 2:12۔

جو عدالت میں 'لائق شمار' کیے جاتے ہیں وہ راستبازوں کی قیامت میں حصہ پائیں گے۔ یسوع نے کہا: 'جو اُس جہان کو پانے اور مردوں میں سے قیامت پانے کے لائق شمار کیے جائیں گے، ... وہ فرشتوں

کے برابر ہوں گے؛ اور قیامت کے فرزند ہونے کے باعث خدا کے فرزند ہیں۔' لوقا 20:35، 36۔ اور پھر وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ 'جنہوں نے نیکی کی وہ 'زندگی کی قیامت' کے لیے نکلیں گے۔ یوحنا 5:29۔ راستباز مردے اُس عدالت کے انجام پانے کے بعد ہی اٹھائے جائیں گے جس میں انہیں 'زندگی کی قیامت' کے لائق ٹھہرایا جاتا ہے۔ لہذا جب اُن کے ریکارڈوں کا معائنہ کیا جائے گا اور اُن کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا تو وہ بذاتِ خود عدالت میں موجود نہ ہوں گے۔

"یسوع اُن کے سفارشی کے طور پر ظاہر ہوگا تاکہ خدا کے حضور اُن کی طرف سے شفاعت کرے۔ 'اگر کوئی گناہ کرے تو ہمارے پاس باپ کے ہاں ایک سفارشی ہے یعنی یسوع مسیح راستباز۔' 1-یوحنا 2:1۔ 'کیونکہ مسیح اُن پاک جگہوں میں داخل نہیں ہوا جو ہاتھوں سے بنائی گئی ہیں جو سچی چیزوں کی نقل ہیں بلکہ خود آسمان میں، تاکہ اب ہمارے واسطے خدا کے روبرو حاضر ہو۔' اسی لئے وہ اُن کو بھی جو اس کے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں پوری طور سے نجات دینے پر قادر ہے کیونکہ وہ ہمیشہ زندہ ہے تاکہ اُن کے لئے شفاعت کرتا رہے۔' عبرانیوں 9:24؛ 7:25۔"

"جب عدالت میں اعمال کی کتابیں کھولی جاتی ہیں، تو اُن سب کی زندگیاں جنہوں نے یسوع پر ایمان رکھا ہے، خدا کے حضور جائزے کے لیے پیش ہوتی ہیں۔ زمین پر سب سے پہلے رہنے والوں سے شروع ہو کر، ہمارا وکیل ہر پی در پی نسل کے مقدمات پیش کرتا ہے، اور آخر میں زندہ لوگوں پر ختم کرتا ہے۔ ہر نام لیا جاتا ہے، ہر مقدمہ بغور جانچا جاتا ہے۔ نام قبول کیے جاتے ہیں، نام رد کیے جاتے ہیں۔ جب کسی کے گناہ اعمال کی کتابوں میں باقی ہوں، چن پر نہ توبہ کی گئی ہو نہ معافی ملی ہو، تو اُن کے نام کتابِ حیات سے مٹا دیے جائیں گے، اور اُن کے نیک اعمال کا اندراج خدا کی یادگاری کی کتاب سے محو کر دیا جائے گا۔ خداوند نے موسیٰ سے فرمایا: 'جس نے میرے خلاف گناہ کیا ہے، اُسے میں اپنی کتاب سے مٹا دوں گا۔' خروج 32:33۔ اور نبی حزقی ایل کہتا ہے: 'جب صادق اپنی راستبازی سے پھر جائے اور بدی کرے، ... تو اُس کی ساری راستبازیاں جو اُس نے کی تھیں یاد نہ کی جائیں گی۔' حزقی ایل 18:24۔" دی گریٹ کنٹروورسی، 479-483۔

ہم اس مطالعے کو جاری رکھیں گے اور اس سلسلے کے اگلے مضمون میں اٹھائے گئے سوالات کے جوابات دیں گے۔